© rasailojaraid.com

درست ہے یا نہیں ؟ وغیرہ وغیرہ - یہ سب علمی مباحث تھے جن کے متعلق قارئین برہان کو اعتراف ہوگا
دونوں جانب سے بکمال سنجیدگی و متانت دادِ تحقیق دی گئی ہے - البتہ کہیں کہیں کچھ تلخی ضرور پیدا ہو گئی
ہے لیکن اس کی معذرت میں غالب کا یہ شعر خفیف سے تغیر کے ساتھ بے تکلف پڑھا جا سکتا ہے۔

مقطع میں آپڑی تھی سخن گسترانہ بات
مقصود اس سے قطع محبت نہیں مگر

رہی یہ بات کہ فیصلہ کیا ہوا؟! محض گفت شنید سے کسی مسئلہ کا آج تک کوئی قطعی فیصلہ نہ ہوا ہے اور نہ آئندہ
۔ پس اس بحث کا یہی فائدہ کیا کم ہے کہ مختلف علمی مباحث بسط و تفصیل کے ساتھ آپ کے سامنے آ گئے
اور اس نوعیت کے ساتھ کہ بحث کا کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہا۔

وللناس فیما یعشقون مذاهب

---

## مولانا محمد حفظ الرحمٰن کی گرفتاری

اخبارات سے یہ معلوم ہو چکا ہوگا کہ ہمارے رفیق محترم مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی ۲۱، ۲۲
ت کی درمیانی شب میں دفتر جمعیۃ علماء ہند سے گرفتار کر لیے گئے ہیں ۔ آپ پر ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ
کے تحت ایک تقریر کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے، جو آپ نے جامع مسجد دہلی میں کی تھی ۔ مولانا کے
لیے یہ کوئی پہلا ابتلاء نہیں ہے، بلکہ وہ اس سے قبل بھی کئی مرتبہ جرم حق گوئی میں قید و بند کی تکالیف
نے صبر و استقلال اور ہمت و پامردی سے برداشت کر چکے ہیں ۔ اور خدا کے فضل و کرم سے توقع ہے
کہ اس جدید امتحان میں بھی وہ اسی طرح کامیاب و کامراں رہیں گے ۔ ہمیں اپنے محترم بھائی کی اس عارضی
جدائی کا قلق ضرور ہے اور اس رنج و ملال میں مولانا کے بے شمار احباب اور ارادتمند شریک ہیں۔
لیکن ساتھ ہی اس بات کی خوشی ہے کہ انہوں نے اپنے اس عمل متواتر سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ
ان ارباب عزیمت میں سے ہیں جو مسلمانوں کی اجتماعی مصیبت کو دیکھ کر بے تاب ہو جاتے ہیں اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اُس کو دور کرنے کی کوشش میں طوق وسلاسل، اور قید وبند کی مطلق پروا نہیں کرتے۔ اُن کے عزم آہنیں اور اُن کے جذبۂ خلوص وایمان کے اظہار میں "مصلحت اندیشی" یا نام نہاد "عاقبت شناسی" پر پشہ کے برابر بھی حاجب و مانع نہیں ہوتی، دراصل اسی نوع کے ارباب عزیمت ہیں جنہوں نے ہر دور میں اسلام کی عزت وآبرو کی حفاظت اپنی جانوں سے کی ہے اور آج بھی اُسے بہت سے فصیح وبلیغ مقرروں، ہنگامہ پرواز مقالہ نگاروں اور خانہ نشین بزرگوں سے کہیں زیادہ بڑھ کر ایسے ہی مجاہدین وابطال کی ضرورت ہے۔

دھمکی میں مرگیا جو نہ باب نبرد تھا عشقِ نبرد پیشہ طلبگار مرد تھا

---

## اینگلو عربک کالج دہلی

دہلی عرصۂ دراز تک مسلمانوں کا دارالحکومت رہی ہے، یہاں اسلامی علوم وفنون کے چشمے اُبلے۔ ہندوستانی مسلمانوں کے مخصوص تہذیب وتمدن نے یہیں ترقی پائی اور میر تقی میر کے بقول یہی وہ شہر تھا کہ

رہتے تھے منتخب ہی جہاں روزگار کے!

لیکن مسلمانوں کے لیے کس درجہ غیرت وافسوس کا مقام ہے کہ آج کل گوناگوں ترقیوں کے باوجود یہاں مسلمانوں کے لیے تعلیم جدید کی کوئی اعلیٰ درسگاہ خود اُن کی اپنی نہیں ہے۔ اس شہر میں دہلی یونیورسٹی کے ماتحت سینٹ اسٹیفنس کالج کے علاوہ ہندوؤں کے دو کالج ہیں جن میں ایم اے تک سب مضامین کی تعلیم ہوتی ہے۔ اور جو مالیہ کی شکایت نہ ہونے کے باعث نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں۔ مسلمانوں کا لے دے کے صرف ایک کالج ہے جو اینگلو عربک کالج کے نام سے معروف ہے۔ لیکن اس کی حالت حد درجہ ابتر اور زبوں ہے۔ یہ صرف ڈگری کالج ہے۔ یعنی یہاں بی اے تک کی

© rasailojaraid.com